از عدالتِ عظمیٰ

این جگادیسن وغیرہ۔

بنام

ڈسٹرکٹ کلیکٹر، نارتھ آرکوٹ ودیگران

تاریخ فیصلہ: 21 فروری، 1997

[بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور کے۔ ایس۔ پریپورنن، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950- آرٹیکل 21-روزی روٹی کا حق- صحت کے خطرات پیدا کرنے کے لیے ہسپتالوں اور طبی اداروں کے احاطے میں واقع صرف ان بنکوں/خوکوں (کیوسک) کو ہٹانا-ٹریفک کے خطرات پیدا کرنے کے لیے صرف کچھ اہم مصروف راستوں کے سڑک کے حاشیے پر واقع بنک/خوکہ (کیوسک) کو ہٹانا- حکومت نے متبادل انتظامات کرنے کے لیے بے دخل کیے گئے افراد کی طرف سے کی گئی درخواستوں پر غور کرنے کی بھی پیشکش کی - قرار پایا کہ: ہٹانے کی وجوہات معقول، متعلقہ، جرمن اور قابل قبول ہیں-اس لیے اسے ہٹانا جائز ہے۔

نیشنل ایسوسی ایشن آف ایجوکیشنڈ سیلف ایمپلائڈ یوتھ (NAESEY) کے اراکین نے ریاست تامل ناڈو کے مدراس، ویلور اور ترووپور شہروں میں اسپتالوں اور میڈیکل کالجوں کے احاطے میں اور سڑک کے حاشیے پر بنک / خوکہ نصب کیے۔ حکومت تامل ناڈو نے ان کیوسک کو اسپتالوں اور طبی اداروں سے ہٹانے کی ہدایت کی کیونکہ وہ غیر حفظان صحت کی حالت پیدا کر رہے تھے اور مریضوں اور دیگر زائرین کی صحت اور فلاح و بہبود کے لیے خطرہ پیدا کر رہے تھے۔ سڑک کے حاشیے پر واقع کیوسک کو اس بنیاد پر ہٹانے کی کوشش کی گئی کہ وہ ٹریفک کا خطرہ ثابت ہو رہے ہیں۔ ایسوسی ایشن کے اراکین نے حکومت کی طرف سے مجوزہ بے دخلی کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے عدالت عالیہ میں رٹ درخواستیں دائر کیں۔ عدالت عالیہ نے رٹ درخواستوں کے ساتھ ساتھ رٹ اپیلوں کو بھی مسترد کر دیا۔ موجودہ اپیلیں ایسوسی ایشن کے نالاں اراکین کی طرف سے عدالت عالیہ کے احکامات کے خلاف دائر کی جاتی ہیں۔ ایسوسی ایشن اور کچھ اراکین نے حکومت کی کارروائی کو چیلنج

کرتے ہوئے بھارت کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اس عدالت کے سامنے براہ راست رٹ درخواستیں دائر کیں۔

تمام درخواستوں اور اپیلوں کو ایک ساتھ مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. اپیل گزاروں / درخواست گزاروں کو اپنے بنک / خوکہ کو ہٹانے کے لیے کی گئی کارروائی کے خلاف کوئی جائز شکایت نہیں ہو سکتی ہے جتنا کہ ہٹانا صرف اسپتالوں اور طبی اداروں اور مرکزی راستوں کے سڑک کے حاشیے تک محدود ہے۔ مدراس شہر میں تین مخصوص راستے اور ویلور اور ترو پور میں ایک ایک راستہ۔ انہیں ہٹانے کے لیے ریاست کی طرف سے دی گئی وجوہات معقول اور قابل قبول ہیں۔ ریاست کی طرف سے یہ بھی خاص طور پر کہا گیا ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کو اس جگہ پر بنک لگانے کی اجازت دینے کے لیے کسی بنک کو نہیں ہٹا رہے ہیں۔ ہٹانا صرف صحت کے خطرے کو دور کرنے یا ٹریفک کے ہموار اور بلا روک ٹوک بہاؤ کے مفاد میں ہے۔ حکومت نے بے دخل کیے گئے افراد کی طرف سے دیگر سڑک کے حاشیے یا احاطے، جیسا بھی معاملہ ہو، پر ان کا پتہ لگانے کے لیے کی گئی درخواستوں، اگر کوئی ہوں، پر غور کرنے کی بھی پیشکش کی ہے۔ لہذا، یہ نہیں مانا جا سکتا کہ حکومت کی طرف سے تفویض کردہ وجوہات نہ تو متعلقہ ہیں، نہ ہی جرمن اور نہ ہی یہ کہنا ممکن ہے کہ وجوہات صرف ایک فرضی یقین ہیں۔

سوڈن سنگھ بنام نئی دہلی میونسپل کمیٹی، [1989] 3 ایس سی آر 1038، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2. یہ ان افراد کے لیے کھلا ہوگا جنہیں بے دخل کیا گیا ہے کہ وہ دیگر مناسب علاقوں / سڑک کے حاشیے پر دوبارہ مقام کے لیے مناسب حکام کو درخواست دیں اور متعلقہ حکام ان کی نمائندگی پر غور کریں گے اور بغیر کسی تاخیر کے اس پر حکم جاری کریں گے۔

دیوانی اپیل / اصل اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1710، سال 1987۔

ڈبلیو اے نمبر 1987 میں مدراس عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کی تاریخ 30.7.87 سے۔

کے ساتھ

رٹ پٹیشن (ج) نمبر 1000، 87 / 365 اور 677، سال 1995۔

آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت۔

اور

دیوانی اپیل نمبر 1536، سال 1997۔

ڈبلیو پی نمبر 12916، سال 1987 میں مدراس عدالت عالیہ کے 15.11.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے آر وینکٹا رامانی۔

ڈبلیو پی نمبر 95/677 میں درخواست گزار کے لیے راکیش کے شرما۔

ریاست تامل ناڈو کے مدعاعلیہ کے لیے ایم اے کرشنا مورتی۔

ڈبلیو پی نمبر 87/1000 میں کانٹینر کے لیے وی بالاچندرن۔

عدالت کا فیصلہ بی پی جیون ریڈی، جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت کی درخواست میں دی گئی چھٹی۔

ان رٹ درخواستوں دیوانی اپیلوں میں ایک مشترکہ سوال پیدا ہوتا ہے۔

نیشنل ایسوسی ایشن آف ایجوکیشن سیلف ایمپلائڈ یوتھ (NAESEY) رٹ پٹیشن (C) نمبر 1000، سال 1987 میں درخواست گزار ہے۔ دیوانی اپیل نمبر 1710، سال 1987 اور دیوانی اپیل نمبر، سال 1997 (خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 20689، سال 1993 سے پیدا ہونے والی) میں اپیل کنندگان اور رٹ پٹیشن (C) نمبر 365، سال 1987 میں رٹ درخواست گزار اس ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ایسوسی ایشن مدراس یونیورسٹی کے اس وقت کے وائس چانسلر ڈاکٹر میلکم ایس ادیشیشیا کی تحریک اور رہنمائی میں اور مدراس یونیورسٹی ایمپلائمنٹ گائیڈنس بیورو کی مدد سے تشکیل دی گئی تھی۔ اس ایسوسی ایشن کے اراکین نے ریاست تامل ناڈو کے مدراس، ویلور اور تروپور شہروں میں اسپتالوں اور میڈیکل کالجوں کے احاطے کے اندر اور سڑک کے حاشیے پر بنک / کھوکہ نصب کیے ہیں۔ یہ شکایت کرتے ہوئے کہ انہیں قانون کے مطابق نہیں بلکہ ان کے احاطے سے بے دخل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ایسوسی ایشن کے ایک رکن این جگدیسن نے ایک رٹ پٹیشن کے ذریعے مدراس عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ اسے مسترد کر دیا گیا۔ ان کی طرف سے پیش کردہ رٹ اپیل کو بھی مسترد کر دیا گیا جس کے خلاف دیوانی اپیل نمبر 1710، سال

1987 کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ایسوسی ایشن کی طرف سے دائر ایک رٹ پٹیشن (رٹ پٹیشن (C) نمبر 12916، سال 1987) کو بھی اسی طرح مسترد کر دیا گیا تھا جس کے خلاف خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 20689، سال 1993 کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ایسوسی ایشن نے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دو رٹ درخواستیں دائر کی ہیں۔ رٹ پٹیشن (C) نمبر 1000، سال 1987 اور 365، سال 1987۔ اس کے اراکین میں سے ایک، محترمہ تملسلوی و دیگران نے رٹ پٹیشن (C) نمبر 677، سال 1995 براہ راست اس عدالت میں دائر کی ہے۔ جواب دہندگان کی جانب سے جواب دائر کیے گئے ہیں، جس کے مطابق حیثیت اس پر منحصر ہے:

(1) جہاں تک ریاست میں اسپتالوں اور طبی اداروں کے احاطے میں واقع کیوسک کا تعلق ہے، یہ کہا گیا ہے کہ حکومت تامل ناڈو کے محکمہ صحت و کنبہ بہبود نے مذکورہ بنک / خوکہ کو اس بنیاد پر ہٹانے کی ہدایت کی ہے کہ وہ مریضوں اور اسپتال اور اداروں میں آنے والے دیگران افراد کی صحت اور فلاح و بہبود کے لیے خطرہ بن رہے ہیں۔ یہ کہا گیا ہے کہ یہ ڈبے اور کیوسک جگہ پر گندگی ڈال کر غیر حفظان صحت کے حالات پیدا کر رہے ہیں اور یہ کہ ان کی طرف سے فراہم کردہ کھانے پینے کی اشیاء بھی ہسپتالوں میں آنے والے مریضوں اور دیگر مریضوں کے ذریعے کھائی جا رہی ہیں جو ان کی صحت اور علاج کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کئی افراد ان بنکوں / خوکوں کے ارد گرد جمع ہو رہے ہیں جو ہسپتالوں اور دیگر طبی اداروں کے ہموار اور پر امن کام میں مداخلت کر رہے ہیں۔

(2) جہاں تک سڑک کے کناروں پر واقع بنک / خوکہ کا تعلق ہے، یہ کہا گیا ہے کہ مدراس میں تین اہم راستوں (جوابی حلف نامے میں مخصوص) اور ویلور اور تروپور میں ایک ایک راستے میں صرف بنک / خوکہ کو ہٹایا جا رہا ہے کیونکہ وہ ٹریفک کا خطرہ ثابت ہو رہے ہیں۔ یہ کہا گیا ہے کہ یہ راستے بیل گاڑیوں سے لے کر تیز رفتار گاڑیوں تک بہت زیادہ تعداد میں ملٹی ماڈل ٹریفک لے جا رہے ہیں اور ٹریفک کے بڑھتے ہوئے حجم کو مد نظر رکھتے ہوئے، ان بنکوں / خوکوں کو ہٹانا اور انہیں کہیں اور دوبارہ تلاش کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ سڑکوں کو چوڑا کرنے کے لیے یہ ہٹانا بھی ضروری ہے۔ درحقیقت سڑکوں کو چوڑا کرنے سے فٹ پاتھ کی چوڑائی میں کمی آئی ہے اور فٹ پاتھ کے اتنے کم مارجن پر بنک / خوکہ کا وجود لوگوں کی آزادانہ نقل و حرکت میں مزید رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔ حکومت تامل ناڈو کی جانب سے دائر جوابی حلف نامے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ تمام راستوں / سڑکوں سے بنک / خوکہ نہیں ہٹائے جا رہے ہیں بلکہ کچھ انتہائی مصروف سڑکوں / راستوں

سے صرف بنک / خوکہ ہٹائے جا رہے ہیں، جیسا کہ مذکورہ حلف نامے میں بتایا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہاں تک دوسری سڑکوں کا تعلق ہے، صورتحال کی ضروریات کے مطابق صرف ایک یا دو بنک / خوکہ کو ہٹانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ بصورت دیگر سڑک کے دوسرے حاشیے یا راستوں پر بنک / خوکہ کو ہٹانے یا ہٹانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ حکومت تامل ناڈو کے ایڈیشنل سکریٹری این رادھا کرشنن کے ذریعے مشترکہ جواب کے پیرا 8 میں مزید کہا گیا ہے کہ "ان جگہوں کے سلسلے میں جہاں بنک / خوکہ موجود ہیں، مذکورہ بالا 3 جگہوں کے علاوہ اور کسی بھی دوسری جگہ کے سلسلے میں جو بنک / خوکہ کا پتہ لگانے کے لیے موزوں ہو سکتی ہے، ضرورت اور دیگر متعلقہ حالات پر غور کرتے ہوئے متعلقہ محکمہ کی طرف سے اجازت دی جائے گی"۔ یقیناً یہ واضح کیا جاتا ہے کہ "اس طرح کی اجازت گرانٹ کے لیے کسی بھی بلا روک ٹوک حق کی منظوری کے مترادف نہیں ہوگی، کیونکہ یہ خالصتاً عارضی ہوگی اور اگر دیگر عوامی مقاصد کے لیے احاطے کی ضرورت ہو تو اسے ہٹایا جا سکتا ہے۔" مذکورہ بیان حلفی میں موجود ایک اور بیان مندرجہ ذیل ہے: "بنکوں / خوکوں کو ہٹانے یا ہٹانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی ہے تاکہ کسی دوسرے شخص کو مذکورہ جگہ پر مذکورہ بنکوں / خوکوں کا پتہ لگانے کی اجازت دی جا سکے۔ جوابی حلف نامے میں مذکورہ بالا بیان اس کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

ہماری رائے ہے کہ اپیل گزاروں-درخواست گزاروں کو اپنے بنک / خوکہ کو ہٹانے کے لیے کی گئی کارروائی کے خلاف کوئی جائز شکایت نہیں ہو سکتی کیونکہ ہٹانا صرف (i) اسپتالوں اور طبی اداروں اور (2) مرکزی راستوں کے سڑک کے حاشیے تک محدود ہے۔ مدراس شہر میں تین مخصوص راستے اور ویلور اور تروپور میں ایک ایک راستہ۔ انہیں ہٹانے کے لیے ریاست کی طرف سے دی گئی وجوہات معقول اور قابل قبول ہیں۔ ریاست کی طرف سے یہ بھی خاص طور پر کہا گیا ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کو اس جگہ پر بنک لگانے کی اجازت دینے کے لیے کسی بنک کو نہیں ہٹا رہے ہیں۔ ہٹانا صرف صحت کے خطرے کو دور کرنے یا ٹریفک کے ہموار اور بلا روک ٹوک بہاؤ کے مفاد میں ہے۔ درحقیقت، حکومت نے بے دخل کیے گئے افراد کی طرف سے دیگر سڑک کے حاشیے یا احاطے میں ان کا پتہ لگانے کے لیے کی گئی درخواستوں، اگر کوئی ہوں، پر غور کرنے کی پیشکش کی ہے۔

اپیل گزار کے فاضل وکیل سری آر وینکٹارامانی نے سوڈن سنگھ بنام نئی دہلی میونسپل کمیٹی، [1989] 3 ایس سی آر 1038 میں اس عدالت کے آئینی بنچ کے فیصلے پر پختہ انحصار کیا ہے۔ یہ سچ

ہے کہ مذکورہ فیصلہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ عوام بذریعے ایک رکن اصل میں اس سے گزرنے یا دوبارہ گزرنے کے علاوہ سڑک کے جائز صارف بذریعے حقدار ہے۔ لیکن اس بیان کے ذریعے یہ واضح کیا گیا ہے کہ ایسا صارف کوئی غیر معقول رکاوٹ پیدا نہیں کرے گا جس سے دوسرے افراد کو تکلیف پہنچ سکتی ہے جن کے پاس جانے کا یکساں حق ہے۔ مذکورہ فیصلے میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ عوامی پریشانی کیا ہے یہ حقیقت کا سوال ہے جس کا فیصلہ تمام متعلقہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر معاملے میں کیا جانا چاہیے۔ ہماری رائے میں، تامل ناڈو کے مذکورہ تین شہروں میں ہسپتال کے احاطے کے اندر یا دیگر طبی اداروں کے احاطے کے اندر واقع بنکوں اور کھوکوں کو ہٹانے یا اہم اور مصروف راستوں کے سڑک کے حاشیے سے انہیں ہٹانے کی کوشش کرکے، جواب دہندگان کسی بھی طرح سے مذکورہ فیصلے میں بیان کردہ تجاویز سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں۔ ہم یہ کہنے کے قابل نہیں ہیں کہ تفویض کردہ وجوہات نہ تو متعلقہ ہیں اور نہ ہی جرمن اور نہ ہی یہ کہنا ممکن ہے کہ دی گئی وجوہات صرف ایک فرضی یقین ہیں۔

بے شک، یہ ان افراد کے لیے کھلا ہوگا جنہیں بے دخل کیا گیا ہے کہ وہ دیگر مناسب علاقوں / سڑک کے حاشیے پر دوبارہ مقام کے لیے مناسب حکام کو درخواست دیں اور ہمیں یقین ہے کہ متعلقہ حکام ان کی نمائندگی پر غور کریں گے اور بغیر کسی تاخیر کے اس پر احکامات جاری کریں گے۔

اس کے مطابق رٹ درخواستوں اور اپیلوں کو مندرجہ بالا مشاہدات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

درخواستیں اور اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔